سُورَةُ الْغَاشِيَةِ

عربی متن — بامحاورۃ اُردو ترجمہ و تفسیر

اِفادات

الحافِظ علامہ نُورالدین

مدیر

عَبدالمنان عُمر – امتہ الرحمٰن عُمر

سُورَةُ الْغَاشِيَةِ - ﴿٨٨﴾ - مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کا نام لے کر جو بے حد رحمت والا، بار بار رحم کرنے والا ہے

(میں سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ پڑھنا شروع کرتا ہوں)

خلاصہ مضمون: یہ سورۃ ہجرت سے پہلے کی ہے اور اس میں عین اس زمانے میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخت مشکلات میں تھے پیشگوئی کی گئی ہے کہ وقت آتا ہے کہ آپ کی قوت و شوکت کا دائرہ وسیع ہوگا اور اصولی طور پر اس میں یہ بھی بتایا ہے کہ جو لوگ تعلق باللہ اور تزکیہ نفس سے دور ہٹتے ہیں وہ مبتلائے آلام رہتے ہیں حقیقی اطمینان قلب انہیں حاصل نہیں ہوتا۔ آنحضرت ﷺ اس سورۃ کی عموماً جمعہ و عیدین میں تلاوت کیا کرتے تھے جس سے معلوم ہوا کہ اس کا مسلمانوں کی اجتماعی زندگی سے گہرا تعلق ہے۔ اس میں معاشرتی زندگی کی چند ایسی چیزوں کا ذکر ہے جو عربوں کے ہاں نہ تھیں۔ ایران و شام کی فتوحات سے مسلمانوں کو یہ چیزیں ملیں۔

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ﴿١﴾

۱۔ تمہیں چھا جانے والی آفت کی خبر تو پہنچی ہے۔

۸۸:۱۔ الْغَاشِيَةِ: اس سے اکثر اہل تفسیر اور لغت نے قیامت کے حوادث مراد لیے ہیں (لسان العرب)۔ یہ صحیح بات ہے کہ قیامت کے حوادث اپنی ہولناکی کی وجہ سے غاشیات ہی

ہیں کہ انسان کے ہوش و حواس اور عقل و فکر سب کچھ مارے جائیں گے۔ علاوہ ازیں قرآن کریم کے اسلوب اور اس کے لٹریچر پر نظر کرنے سے پتا لگتا ہے کہ جہاں کہیں بھی قرآن شریف میں هَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ کَذَا وَکَذَا آیا ہے وہاں دنیوی عقوبات اخروی عقوبات کے ساتھ پیوستہ بلکہ مقدم رکھی گئی ہیں، جیسے هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ (البروج،۱۸-۱۷:۸۵)اور هَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ مُوْسٰی (طٰہٰ،۹:۲۰) وغیرہ آیات سے ثابت ہے۔ چونکہ جیسا کہ انبیاء سابقین اور ان کی امم کے ساتھ جو معاملات ہوئے ان سے ہم رنگ آنحضرت ﷺ کے وقت میں بھی کوئی سخت عقوبت آسمانی آنے والی تھی اسے هَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِيَۃِ کے الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہوتا ہے اس پر ایک خطرناک عذاب کا وقت آجاتا ہے وہ اس وقت ایسے عمل کرتا ہے کہ اس تکلیف سے بچ جائے لیکن آخر تھک ہار کر بیٹھ جاتا ہے۔ عقوبتیں تو آنحضرت ﷺ کے مخالفین پر بہت سی آئیں مگر الفاظ قرآنی کا تتبع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً یہ غاشیہ وہ شدید قحط تھا جو سات برس تک بزمانہ نبوی واقع ہوا تھا۔ ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے اَللّٰهُمَّ أَعِنِّی عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ (بخاری، کتاب التفسیر، باب فلا یربوا، حدیث: ۴۷۷۴) کے الفاظ سے دعا کی تھی۔ اس دعا کا اثر یہ ہوا کہ مکہ پر وہ شدید قحط پڑا جس کا ذکر سورۃ الدخان میں ان الفاظ میں ہے: (يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ (الدخان،۱۰-۱۱:۴۴)۔ اس جگہ بھی الغاشیۃ کا لفظ ہے اور سورۃ الدخان میں بھی (يَّغْشَى) کا لفظ آیا ہے۔ غاشیہ کے معنی الداھیہ، مصیبت اور تکلیف کے بھی ہیں (تاج)۔ هَل جب فعل سے پہلے آئے تو اس کے معنی قد کے ہوتے ہیں یعنی یقینا؛ ضرور۔

غاشیہ کا استعمال ہر ڈھانپ لینے ویلی چیز ہے۔ اور قیامت کو بھی غاشیہ کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے خوف سے مخلوق کو ڈحانک لے گی (لسان العرب)۔

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿٢﴾

٢۔ کچھ لوگ اس دن ذلیل ہوں گے،

٨٨:٢۔ وُجُوهٌ: جب قحط شدید ہوتا ہے تو فاقوں کی وجہ سے لوگوں کے چہرے بگڑ جاتے ہیں۔ ذلت و مسکنت چہروں پر چھا جاتی ہے۔ اور یہاں ذلت اور مشقت اور تکان وغیرہ کا ذکر ہے، کہ جس محنت و مشقت سے انسان یہاں بچتا تھا آخر وہی اُس کو ڈھانک لے گی۔

عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ ﴿٣﴾
تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً ﴿٤﴾

٣۔ محنت کرنے والے تھکے ہارے۔

٤۔ وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں جائیں گے۔

٨٨:٣۔ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ: لوگ یوں ہو جاتے ہیں کہ کھیتوں پر محنت کرتے کرتے چُور ہو جاتے ہیں مگر پیداوار کچھ نہیں ہوتی۔ محنت کرنا اور تھکنا یہی پلے پڑتا ہے (روح المعانی)۔ حدیث بخاری میں مجاہدؒ کا قول ہے کہ اس سے مراد نصاریٰ ہیں۔ مراد یہ ہوئی کہ وہ دنیا میں دنیاوی کام کرتے رہے جس کا نتیجہ آخرت میں سوائے تکان اور تھک ہارنے اور درماندگی کے کچھ نہ ملا۔ اور یہی معنی زیدؒ سے مروی ہیں (روح امعانی)۔

تُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ ﴿٥﴾

٥۔ انہیں کھولتے ہوئے چشمے سے پانی پلایا جائے گا۔

٨٨:٥۔ آنِيَةٍ: اَنّی الشَّیء اَنیًا کسی چیز کا اپنی غایت انتہا کو پہنچ جانا۔ **آنِيَةٍ** وہ پانی جو اپنی حرارت میں انتہا کو پہنچ گیا ہو، کھولتا ہوا۔ اَنیا: تاخیر، اَنَیتُ الشَّیء میں نے اس چیز کو اس

کے مقررہ وقت سے مؤخر کر دیا۔ آنِيَةٍ لفظ اَنَی بمعنی تاخیر سے مشتق ہے گویا آنِيَةٍ کے معنی ہیں؛ ا۔ دور کا، ۲۔ کھولتا ہوا (مفردات)۔ عذاب الجُوع کی آگ سے شکم تنور ہو جاتا ہے۔ پانی یا ٹھنڈا پانی کہاں جو پینے کو ملے۔ کہیں دور دراز جگہ سے یا عمیق در عمیق چاہ سے لایا جائے گا اور وہ بھی ابلتا ہوا۔ پیاسے کے لیے جس کی جان جاتی ہو یہی پانی غنیمت سمجھا جاتا ہے۔

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ ﴿٦﴾

۶۔ سوکھی ہوئی شبرق گھاس کے سوا ان کیلئے کوئی غذا نہ ہو گی۔

۸۸:۲۔ضَرِيعٍ: ایک قسم کے گھاس ہے، جب تک پانی کی وجہ سے ہری رہتی ہے شبرق کہلاتی ہے۔ مگر جب سوکھ جاتی ہے تو اس کو ضَرِيعٍ کہتے ہیں۔ کانٹے دار، بدبودار اور تلخ ہوتی ہے (مفردات)۔ تضرع اسی سے ہے۔ سورۃ المومنون میں فرمایا کہ قحط شدید میں ضَرِيعٍ کھا کر بھی تضرع نہیں کیا۔ وَ لَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَ مَا يَتَ ضَرَّعُوْن (المؤمنون،۷۶:۲۳) بُری چیز کو اس سے مثال دی جاتی ہے (مفردات)۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ اس آیت کا نزول قحط شدید کے بارے میں ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں ہوا تھا۔

لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ﴿٧﴾

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاعِمَةٌ ﴿٨﴾ لِسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿٩﴾ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿١٠﴾

لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ﴿١١﴾ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿١٢﴾

فِيهَا سُرُرٌ مَرْفُوعَةٌ ﴿١٣﴾ وَأَكْوَابٌ مَوْضُوعَةٌ ﴿١٤﴾

وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ﴿١٥﴾ وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ﴿١٦﴾

۷۔ وہ نہ موٹا کرتا ہے اور نہ بھوک (کے دور کرنے) میں کام آتا ہے۔
۸۔ کچھ اور لوگ اس دن تر و تازہ ہوں گے،
۹۔ اپنی (صالح) کوششوں (کے نتیجے) پر خوش،
۱۰۔ جنتِ عالیہ میں (سکونت پذیر ہوں گے)۔
۱۱۔ وہاں وہ کوئی لغو بات نہیں سنیں گے۔
۱۲۔ اس میں جاری چشمہ ہو گا۔
۱۳۔ وہاں اونچے تخت (پڑے) ہوں گے،
۱۴۔ جام دھرے ہوں گے،
۱۵۔ تکیے قطاروں میں لگے ہوئے ہوں گے،
۱۶۔ اور قالین بچھے ہوں گے۔

۸۸:۷۔ لَا يُسْمِنُ: قحط کے مارے ہوؤں میں مٹاپا کہاں باقی رہتا ہے جسم ایک پنجر کی طرح ڈراؤنی شکل کا ہو جاتا ہے۔ یہ ظاہر امر ہے کہ مکہ میں یہ آیات آنحضرت ﷺ پر نازل ہو رہی ہیں اور اسی حالت میں اہل مکہ کو بتایا جاتا ہے کہ یہ رسول جنہیں آج تم ایک بے کس اور بے بس انسان یقین کرتے ہو اور فی الواقع آج وہ ایسا ہی ہے اور کوئی جتھا اور جمعیت اس کے ساتھ نہیں اور تم سمجھتے ہو کہ بہت جلد اسے نابود کر دو گے اور تمہاری دولت و طاقت کے سامنے وہ نہیں ٹھہر سکے گا۔ مگر یاد رکھو کہ ایک وقت آتا ہے کہ تم ایک سخت قسم کے قحط میں گرفتار ہو جاؤ گے۔ اس وقت تم سخت گھبراہٹ کی حالت میں ہو گے۔ ایک آگ میں داخل کیے جاؤ گے۔ آگ سے مراد نارالحرب بھی ہے اور جہنم بھی، اور دنیا کی جنگ میں تمہاری ناکامی و نامرادی نار جہنم کی دلیل ہے۔ اس کے مقابل محمد رسول اللہ ﷺ کے متبع خوش و خرم ہوں گے۔ وہ اپنے مقاصد کے پورا ہونے اور مساعی میں کامیاب ہونے پر شاداں و فرحان ہوں

گے۔انہیں اعلیٰ درجے کی نعماء سے نوازا جائے گا۔ یہ تمام انعامات صحابہ کرامؓ کو اس دنیا میں بھی ملے اور یہ اس بات کی دلیل بنی کہ آخرت میں بھی یہ جماعت موردِ الطاف اور عنایات ہوگی۔ غرض مکہ معظمہ میں منکرین کو قحط اور عذاب کی اور موافقین اور متبعین کو کامیابی اور جنات عالیہ کی خوش خبری برنگ پیشگوئی دی جاتی ہے اور بتایا ہے کہ دنیا میں بھی اسی طرح ہوگا اور یہ اس بات کا ثبوت ٹھہرے گا کہ قیامت میں بھی ایسا ہی ہوگا۔ آیت ۱۶-۸ تک مومنوں کے خوش و خرّم اور متنعم رہنے کا بیان ہے۔ جن لوگوں کے شاملِ حال خداوند کریم کا فضل ہوتا ہے۔

أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿۱۷﴾

وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾

وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ ﴿۲۱﴾

۱۷۔تو کیا لوگ بادلوں اور اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے بنائے گئے ہیں۔

۱۸۔اور آسمان کی طرف کہ اسے کیسے بلند اٹھایا گیا ہے،

۱۹۔اور پہاڑوں کی طرف کہ کیسے جمائے گئے ہیں،

۲۰۔اور زمین کی طرف کہ کیسے بچھائی گئی ہے۔

۲۱۔سو نصیحت کئے جاؤ، تم تو صرف نصیحت کرنے والے ہی ہو۔

۸۸:۱۷۔ الْإِبِلِ: ۱۔اونٹ؛ ۲۔ بادل جو بارش کے لیے پانی اٹھاتے ہیں (مفردات؛ لسان العرب)۔اس آیت اور اس کے بعد کی تین آیات ہیں۔ صبر واستقلال اور مصائب کے وقت

یک رنگی کا بیان ہے۔ سب سے پہلے اونٹ کا ذکر فرمایا کہ کس طرح وہ دنوں بغیر پانی کے رہ سکتا ہے اور پھر کس طرح وہ بارکش اور نافع الناس وجود ہے۔ مولانا رومیؒ فرماتے ہیں۔

برخواں افلا ینظر تا قدرت ما بینی — یکرہ بشتر بنگر تا صنع خدا بینی

درخار خوری قانع در بارکشی راضی — ایں وصف اگر جوئی در اہل صفا بینی

بعض کوتاہ نظر معترضوں نے ابل، سماء، جبال اور ارض ان چار مناظر کو ایک جگہ مذکور دیکھ کر اعتراض کیا ہے کہ کلام بے ربط ہے۔ کوئی بات آسمان کی ہے تو کوئی زمین کی۔ ایک جانور ہے تو دوسرا پہاڑ۔ یہ اعتراض قلت تدبر اور سوءِ فہم کی وجہ سے ہے۔ ورنہ نزول بلا اور مصائب کے وقت جن اخلاق کی ضرورت ہے ان کے لیے مناسبت ایسی تام اور ابلغ ہے کہ نظائر قدرت میں اس سے بڑھ کر جامع الصفات دوسری چیزیں موجود ہی نہیں جو فہمائش اور نمونے کے لیے پیش کی جاتیں۔ اونٹ کی تخلیق پر اس جہت سے غور کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ کئی کئی دن بغیر پانی کے کس طرح گزر کرتا ہے۔ بادلوں کی طرف توجہ دلائی علی ہذا القیاس نزولِ بلا کے وقت اہل صفا آسمان کی طرح مرفوع الاحوال، پہاڑوں کی طرح مستقل المزاج اور زمین کی کشادگی کی طرح وسیع الحوصلہ ہوتے ہیں۔

لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿۲۲﴾ إِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿۲۳﴾

۲۲۔ تم اُن پر جابر نہیں۔

۲۳۔ البتہ جو روگردانی اور انکار کرتا ہے۔

۸۸:۲۲۔ بِمُصَيْطِرٍ: مُصَيْطِرٍ س اور ص سے لکھا جاتا ہے۔ اس کے معنے جابر کے ہیں۔ نبی کا کام صرف تبلیغ کر دینا ہے۔ جو نہ مانے، ان پر نبی جبر نہیں کیا کرتے۔

فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ﴿٢٤﴾

إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾

۲۴۔ تو اس کے نتیجے میں اللہ اُسے بڑا عذاب دے گا۔

۲۵۔ ہماری طرف ان سب کا پلٹ کر آنا ہے۔

۲۶۔ پھر ہمارے ہی ذمہ ان کا حساب لینا ہے۔

۸۸:۲۴۔الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ: اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ قحط کے عذاب کے علاوہ کوئی اور عذاب بھی ہے جس کا نام عذاب اکبر رکھا ہے۔ دوسری جگہ فرمایا: وَ لَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ (السجدۃ،۲۱:۳۲)۔ اسی طرح سورۃ الدخان اور سورۃ المومنون میں آنحضرت ﷺ کے وقت کے قحط کی آیتوں سے اس سورۃ الغاشیۃ کے الفاظ ملتے جلتے ہیں۔ اسی وجہ سے حدیث الغاشیۃ کے الفاظ سے قحط شدید کی پیشگوئی ہم نے مراد لی ہے۔ پھر اس سورۃ میں اور بھی ایسے الفاظ لائے گئے ہیں جیسے ضَرِيْعٍ، يُسْمِنُ، عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ وغیرہ وہ بھی قحط ہی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ الْغَاشِيَۃِ سے بطور معارف عذاب کی کوئی اور بھی قسم مراد ہو تو ممکن ہے کیونکہ کلام الٰہی ذوالمعارف ہوتا ہے۔ تاوقتیکہ تضاد نہ ہو سارے ہی معارف صحیح سمجھے جا سکتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کو اکثر نماز جمعہ و عیدین میں ان کے ذوالمعارف ہونے کی وجہ سے پڑھا کرتے تھے۔ نماز عشاء میں بھی ان سورتوں کا کثرت سے آپ کا پڑھنا ثابت ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امتِ مُسلمہ کے مفاد کے ساتھ اس کا خاص تعلق ہے۔

DONATIONS

Are Welcome, Appreciated, Valued and Tax Deductible.
NOOR Foundation USA Inc. is a 501(c)(3) non-profit, non-sectarian Islamic organization

NOOR Foundation USA Inc.
Email: noorfoundationusa@gmail.com
Website: www.islamusa.org